قاضی احمد سہیل بن قاضی عبدالجبار گاؤں ڈنڈا خولیاں یونین کونسل کروڑی

میں نے اپنے تئیں ایک چھوٹی سی کوشش اور سعی کی ہے جو کہ قوم تنولی کی تاریخ، مختلف اقوام، تپہ جات اور ان کے احوالِ آمد پر مبنی ہے۔ اگرچہ تاریخ بہت مشکل سبجیکٹ ہے اور انتخاب بھی میں نے اسی کا کیا ہے، جو کہ میری دلی خواہش اور تڑپ تھی۔ کالج لائف سے لے کر ابھی تک یعنی گزشتہ 35 سال سے اس کوشش میں مصروف تھا کہ حقائق پر مبنی ایک ایسی جامع اور مستند کتاب لکھوں اور ایک ایسی شمع روشن کروں جو آنے والی نسلوں کے لیے مینارۂ نور ہو۔

مختلف مصنفین، محققین اور لکھاریوں نے اس پر قلم اٹھایا ہے اور بہت محنت سے لکھا ہے۔ ان میں کچھ لکھاریوں کا تعلق تناول سے بھی ہے، مانسہرہ سے بھی ہے، ہزارہ سے بھی ہے، پاکستان کے مختلف کونوں سے اور انٹرنیشنل لیول کے لکھاری بھی تھے۔ ان میں مسلم بھی، انگریز بھی، سکھ بھی ہیں۔ درجنوں کے حساب سے کتب کا باریکی سے مطالعہ کیا، کئی بار غور سے پرکھا لیکن ذہن کہیں مطمئن نہیں ہو پایا۔ اکثر مصنفین کے علم میں ہی نہیں کہ حسن ابدال سے اوپر بھی پاکستان ہے، ہزارہ یا ہزارہ کے باسی یا دھرتی تنول کے باشندے بھی ہیں۔ جن کے علم میں یہ علاقہ تھا، انہوں نے سوائے چند گنے چنے خاندانوں (نواب فیملی، جاگیردار، خان خوانین) کے علاوہ کسی قوم یا قبیلے کا ذکر کرنا مناسب نہیں سمجھا۔

اور اگر کسی مصنف نے لکھا بھی تو منافقت کا سہارا لیے بغیر نہیں رہ سکا۔ کچھ پختون مصنفین یا یوسف زئیوں نے ان اقوام پر لکھا بھی تو انتہائی نفرت انگیز الفاظ میں، اور وہ بھی اپنی تعریف، اپنی برتری، اپنی فتح اور بہادری کے کارناموں کے سوا کچھ نہیں۔ قوم تنولی اور قبیلے کے اتنے نامور حکمران، سرداران، مشران، اکابرین، علماء، فقہاء، فقراء اور نامور شخصیات گزریں، کسی نے ان کا ذکر کرنا بھی اپنی توہین سمجھا۔ اس نامور قوم اور اس کے بہادر حکمرانوں نے کئی اقوام کو شکست دے کر ان علاقوں پر حکمرانی کی، کامیابیوں اور کامرانیوں کے جھنڈے گاڑے، کئی اقوام کو ان علاقوں سے دربدر کیا، لیکن کہیں کوئی ذکر نہیں سوائے ایک دو کتب کے۔

افغانستان سے سبکتگین کے دور میں بونیر اور سوات میں آمد۔ بونیر میں 250 سال سے زائد حکمرانی بہرام الدین بہرام خان سے لے کر سلطان امیر محمد خان بیر دیو تک۔ پھر امیر محمد خان بیر دیو کی ایک جنگ میں شکست اور شہادت، پال خان اور ہند خان کا اپنی اقوام اور قبائل کے ساتھ دوسرے علاقوں میں ہجرت کرنا۔ بونیر کے بعد جمرود میں پال خان سے لے کر ممارا خان تک 250 سال سے زائد حکمرانی۔ یوسف زئیوں کے ہاتھوں شکست کے بعد واپس مہابن، مہابرہ اور عشرہ تک رسائی۔

جہاں پہلے سے امب، عشرہ، ستھانہ، کنگڑوچھہ، گلی، امازئی، گبائی، مہابن، مہابرہ کے علاقوں میں سلطان ہند خان براجمان تھے، واپسی ہوئی۔

1472 میں سلطان چاڑہ خان اور ممارا خان کا مشترکہ دریائے سندھ کے مشرقی علاقوں پر حملہ آور ترک اقوام کو شمشیر کے زور سے نکالنے میں کامیاب ہونا اور موجودہ تنول کی دھرتی پر قابض ہونا۔ نئی مملکت کا نام "ملک تنول" رکھنا اور تنول کو دو حصوں، اپرتنول اور لوئرتنول میں تقسیم کرنا۔ پھر اپنی اپنی حکومت قائم کرنا۔ سلطان چاڑہ خان اور ممارا خان کا دونوں حصوں کا سربراہِ مملکت بننا۔

اس سے قبل تمام تپہ جات مثلاً ہندوال، پلال، بوچال، تھکرال، کلوال، ارگنال کے سربراہان اور ساتھ ساتھ شلمانی سرداران، تراوڑہ گان سرداران کا دورانِ لڑائی مختلف مقامات پرتنولی قبائل کے ساتھ مل کر لڑنا۔ اور دوسری اطراف طورغر، تلی، علاقہ شنگلی، شنڑاں اور اوگی تک کے علاقہ کو ترکوں سے آزاد کرانے میں تراوڑہ گان قبائل کی بہت قربانیاں۔ چاڑہ خان اور ممارا خان کا اپرتنول اور لوئرتنول کے مشران، اکابرین، علماء، فقہاء کے مشترکہ مشورہ سے حاکم بننا۔ چاڑہ خان اور دریا خان کا اپرتنول کا نظم و نسق چلانا۔
ان کے بعد ان کی اولاد کا دھرتئ تنول کی باگ ڈور سنبھالنا، حکمران اور سردار رہنا۔ ریاستِ امب تنول کا معرضِ وجود میں آنا اور نواب چاڑہ خان کی اولاد میں سے شیرِ تنول پائندہ خان کا ریاستِ امب کا نواب ہونا۔ اور نواب جہاں داد خان، نواب اکرم خان، نواب خان زمان خان، نواب فرید خان، نواب سعید خان، نواب صلاح الدین سعید، اور نواب فرید صلاح الدین تک اس نظام کا رہنا۔

اور دوسری طرف نواب زبردست خان عرف صوبہ خان کا متھرا کی لڑائی میں زبردست انداز میں دشمنوں پر حملہ آور ہونا، احمد شاہ ابدالی سے صوبہ خان کا خطاب وصول کرنا اور لوئر تنول، ہزارہ اور کشمیر کا حاکم بننا۔ اور ان کی اولاد و خاندان کا نسل در نسل خان خوانین اور جاگیردار ٹھہرنا۔

نیز مختلف اقوام اور قبائل کی آبادکاری کے مراحل کو احسن طریقے سے مفتوحہ علاقوں میں ترتیب دینا۔ پہلے پہل گاؤں دیرہ کو ریاست کا ہیڈ کوارٹر بنانا اور پرانے قلعہ کی تزئین و آرائش کرنا۔ کل علاقہ کھن کو اپر تنول کا ہیڈ کوارٹر بنانا۔

امب دربند کو تنول / ملکِ تنول ریاست کا ہیڈ کوارٹر تصور کرنا۔

گاؤں دیرہ کو لوئر تنول کا ہیڈ کوارٹر بنانا اور سردار ممارا خان، خان پلال کا سردار ٹھہرنا۔ گاؤں کل چنیان کا اپر تنول کا صدر مقام ٹھہرنا، سردار چاڑا خان اور سردار دریا خان کا مل کر نظام چلانا۔ لوئر تنول کا خانگی سسٹم میں تقسیم ہونا اور مختلف علاقوں کے مختلف خان ٹھہرنا۔

اقوام بگال تنولی، اقوام شلمانی، سادات خاندان، تراوڑہ گان قبائل، پدروئی قبائل، ٹھکرال، بوچال، کلوال قبیلہ، ارگنال قبائل کو مقبوضہ علاقوں میں آباد کرنا اور مختلف علاقوں میں تقسیم کرنا۔ اپر اور لوئر تنول کے علاقوں کی حد بندی کرنا۔ دربند امب کو ریاست کا صدر مقام بننا۔

سردار چاڑا خان، نزح خان، سردار گوجر خان، سردار غیرت خان، سردار گل محمد خان، سردار ہیبت خان، سردار نواب خان کا ریاستِ امب اور قومِ تنولی کا سردار رہنا۔

نواب خان کے دور میں ریاست میں باقاعدہ شرعی نظام رائج کرنا، عدالتی نظام قائم کرنا اور فیصلوں کے لیے قاضی رکھنا۔

سردار پائندہ خان کا ریاستِ امب کا سردار بننا اور ریاست کو وسعت دینے کی کوشش کرنا۔ دن بدن سکھوں کے ساتھ لڑائیاں ہونا۔ لوئر تنول کے علاقوں پر قبضہ کرنا۔ عظیم خان درانی، والئ کشمیر کا ریاست کا نظام درہم برہم کرنا اور چھ ماہ تک قابض رہنا۔

ریاست کا بحال ہونا، پھر سکھوں کے ساتھ لڑائیاں۔

سید احمد شہید کا ہندوستان سے پشاور اور صوابی میں حکومت قائم کرنا۔ ریاستِ امب کے معاملات میں مداخلت کرنا، ریاست پر چھ ماہ تک قبضہ کرنا۔ علماء و فقہاء سے اپنے ہاتھ پر بیعت لینا۔ سردار پائندہ خان کا سکھوں کے ساتھ مل کر ریاستِ امب کا کنٹرول سنبھالنا۔ سید احمد شہید کو ریاست بدر کرنا اور ریاستِ امب دربند کا نواب بننا۔ تمام رعایا سے زمین ہتھیانا اور رعایا کو مزارے بنانا۔

ریاست میں شرعی عدالت بنانا۔ قاضی القضاء کے منصب کا اجرا۔ اور مقامی قاضی رکھنا، نماز، روزہ اور دینی احکامات کے لیے درے مار رکھنا۔

اس سے پہلے شاہ کوٹ (کورٹ) کو شاہی عدالت بنانا، علماء و فقہاء یہاں بیٹھ کر فیصلہ صادر فرماتے۔

ریاست میں پہلے کل علاقہ کھن کو صدر مقام بنانا، پھر گلی بدرال کو گرمائی مقام قرار دینا، شیر گڑھ کے قلعہ پر قبضہ کرنا۔

سرکاری ڈوگہ کو سرمائی مقام بنانا۔ ریاست کے علاقوں اور عوام کے لیے رواج نامہ تحریر کرنا۔ ریاست کے لیے قانون اور آئین تحریری شکل میں لانا۔ قضاء کے منصب کی حدود و قیود متعین کرنا۔ قاضی القضاء کی ڈیوٹی، مقامی قاضی کے لیے احکامات، درے مار کی ڈیوٹی، امام مسجد کی ڈیوٹی، خادم کی ڈیوٹی۔ مسجد کے لیے سیری (زمین) مختص کرنا۔

علاقوں کو مختلف نام دینا جیسے: شیر گڑھ، سیری گوریا، بانڈی کینتھ، علاقہ کھن، بانڈی بوچہ، بانڈی شنگلی، بانڈی پڑاو، گوبائی، گھمیاں، رحمکوٹ، نکہ پانی، دربند، کولائی، بدنہک، گدوبگلہ، لساں، چندور، پڑھنہ، گلی بدرال، علاقہ چن سیر، نیل بٹلہ، چمہیڑی، تلی، سیری کوہانی، امب دربند، ستھانہ، عشرہ، بیٹ گلی، مہابرہ وغیرہ۔

ان سب علاقوں میں مجسٹریٹ، درباری، کاردار، سنگنل سسٹم کی ٹیم کا تعین۔ مقامی قاضی رکھنا اور ان کے اختیارات۔ علاقوں کو موضع جات میں منقسم کرنا۔ مقامی موضع جات پر ملک اور ان کی ڈیوٹیاں۔ قاضی القضاء کے لیے گھوڑے کی سواری کا انتظام وغیرہ۔

اس سے پہلے شاہ کوٹ (کورٹ) کو شاہی عدالت بنانا، علماء و فقہاء یہاں بیٹھ کر فیصلہ صادر فرماتے۔ دوسرے علاقوں کے لیے دربند، شیر گڑھ، علاقہ شنگل اور علاقہ کھن میں مقامی قضاء کے انتظامات کرنا۔

ریاست میں پہلے کل علاقہ کھن کو صدر مقام بنانا، پھر گلی بدرال کو گرمائی مقام قرار دینا، شیر گڑھ کے قلعہ پر قبضہ کرنا۔

سرکاری ڈوگہ کو سرمائی مقام بنانا۔ ریاست کے علاقوں اور عوام کے لیے رواج نامہ تحریر کرنا۔ ریاست کے لیے قانون اور آئین تحریری شکل میں لانا۔ قضاء کے منصب کی حدود و قیود متعین کرنا۔ قاضی القضاء کی ڈیوٹی، مقامی قاضی کے لیے احکامات، درے مار کی ڈیوٹی، امام مسجد کی ڈیوٹی، خادم کی ڈیوٹی۔ مسجد کے لیے سیری (زمین) مختص کرنا، اور امام کے لیے الگ قانون بنانا اور زمین سیری کے لیے۔

علاقوں کو مختلف نام دینا جیسے: شیر گڑھ، سیری گوریا، بانڈی کینتھ، علاقہ کھن، بانڈی بوچہ، بانڈی شنگلی، بانڈی پڑاو، گوبائی، گھمیاں، رحمکوٹ، نکہ پانی، دربند، کولائی، بدنہک، گدوبگلہ، لساں، چندور، پڑھنہ، گلی بدرال، علاقہ چن سیر، نیل بٹلہ، چمہیڑی، تلی، سیری کوہانی، امب دربند، ستھانہ، عشرہ، بیٹ گلی، مہابرہ وغیرہ۔

ان سب علاقوں میں مجسٹریٹ، درباری، کاردار، ملک، سنگنل سسٹم کی ٹیم کا تعین۔ مقامی قاضی رکھنا اور ان کے اختیارات۔ علاقوں کو موضع جات میں منقسم کرنا۔ مقامی موضع جات پر ملک اور ان کی ڈیوٹیاں۔ قاضی القضاء کے لیے گھوڑے کی سواری کا انتظام وغیرہ۔

ریاست کے لیے فوج تشکیل دینا، پہرہ دار مقرر کرنا۔ دوسری ریاست لوئر تنول کے ساتھ تعلقات اور رشتہ داریاں قائم کرنا۔ ان کے علاقوں پر قبضہ۔ خاندانوں میں کشیدگی، قتل و قتال اور راضی نامے۔ پائندہ خان کا مختلف علماء اور خوانین کو پلابنی کے مقام پر پتھر باندھ کر دریا برد کرنا۔ جیل (مرڑہ) بنانا۔ ریاست میں رعایا کے ساتھ ہونے والی زیادتی۔

خان اکرم خان کا علماء، فقہاء، فقراء کا قدردان ہونا۔ مقامی قاضی اور مدرسوں میں طلباء کے لیے زمین مختص کرنا۔ ڈنڈا خولیاں اور نمبل والے مدرسہ کے لیے خان چن سیر کی طرف سے پونیال کی پوری زمین مختص کرنا اور طلباء کے لیے وظیفہ مقرر کرنا۔ قوم تنولی کا شجرہ نسب ترتیب دینا اور ریاست کے مختلف مقامات پر اسے تقسیم کرنا اور محفوظ کرنا۔
نواب خان زمان خان کے دور میں سوات کے ساتھ جنگ، سیری کوہانی کی جنگ، خان اگرور کے ساتھ جنگ۔ نواب محمد فرید خان کا دور۔ پاکستان بننا۔ ریاستِ امب دربند اسلامیہ کا پاکستان میں ضم ہونا۔ شخص بار پھر 1952، 53 میں رعایا کا زمینوں کا مالک ہونا۔ نواب نظام کا اختتام۔ اور نواب سعید خان کا دور، نواب صلاح الدین سعید، نواب فرید صلاح الدین خان۔

اس میں ایک پہلو کو خاص طور پر مدنظر رکھا گیا ہے، اور کچھ حدود و قیود کا ہر صورت استعمال ہوا ہے۔ کسی کی ذات پر حملہ ہرگز نہیں کیا گیا۔ کسی کے لیے اخلاق سے گرے ہوئے الفاظ استعمال نہیں ہوئے۔ کسی پر کیچڑ نہیں اچھالا گیا۔ کسی کے دامن کو کسی صورت داغدار نہیں کیا گیا۔
اگر کہیں کوئی مجبوری کو مدنظر رکھتے ہوئے کچھ لکھا بھی گیا تو دائرۂ اخلاق میں رہ کر کیا گیا، اخلاقیات کی حدود کے اندر۔ چاہے وہ روساء ہوں، شاہی خاندان ہو، حاکم وقت ہو، رعایا یا منصف ہو، ہر ایک کی عزتِ نفس کا حتی المقدور خیال رکھا گیا۔

جو قابلِ تعریف تھا اس کی بڑھ چڑھ کر عزت و تکریم کی گئی۔ جو بہادر تھا اس کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ اگر خان خوانین روساء وقت تھے تو تکریم کو مدنظر رکھا گیا۔ اگر وقت کے قاضی القضاء ریاستِ امب تھے تو منصب کے لحاظ سے ضرور تکریم کی گئی۔
لحاظ ہر صورت رہا، اور اگر تنقید کرنا مناسب سمجھا تو دائرۂ اخلاق میں رہ کر ضرور کی گئی۔

ریاستِ امب کو ہر لحاظ سے کھنگالا گیا، پرکھا گیا۔ ریاست کے اس وقت کے علماء و فقہاء کے منصب کے لحاظ سے دوسری جلد میں تعریف۔ ریاستِ امب (موجودہ تنول) جب تنولی قبائل نے تابڑ توڑ حملے کیے 1472 میں، حملوں کے وقت مختلف اقوام اور قبائل کے سرداران کا جنگ میں حصہ (سینہ بہ سینہ چلنے والے علم سے)۔ مفتوحہ تنول پر حملہ سے قبل اقوامِ تنول، شلمانی سردار، تراوڑہ گان سرداران، بریال سرداران، سادات قبائل، بیگال تنولی قبائل، پدروئی قبائل کا ترکوں اور منگولوں کے خلاف کردار۔
مفتوحہ علاقوں میں آبادکاری کے احسن طریقے۔ قوم تنولی کا اتفاق و اتحاد، بزرگوں کی تقسیم پر۔ ڈیرہ کولائی، کل کھن اور شنگلی کے مقام پر نوافلِ شکرانہ اور فتوحات پر جشن۔ مختلف اقوامِ تنول کے قلمی شجرے

تپہ پلال کا مکمل شجرہ
تپہ ہندوال کا مکمل شجرہ

تپہ کلوال کا مکمل شجرہ
تپہ بوچال کا شجرہ
تپہ ٹھکرال کا شجرہ
تپہ جمال کا شجرہ
تپہ شنکیال کا شجرہ
تپہ دریال کا مکمل شجرہ
تپہ قسمال کا مکمل شجرہ
تپہ ملا خیل کا مکمل شجرہ
قاضی خاندان ڈنڈا خولیاں نمبل کا شجرہ
جمال بیڑ منشیاں کا شجرہ
تپہ چڑیال کا مکمل شجرہ
تپہ خان خیل کا شجرہ
تپہ ٹھکرال کا شجرہ
ہندوال مانسہرہ کا شجرہ
شلمانی سرداران کا شجرہ
قاضیان بیڑ اور تھپلہ ہری پور کا شجرہ
مانکیال خاندان کا شجرہ
تپہ صوبہ خان زبردست خان کا شجرہ
بہادر خان کا شجرہ
فتح خان کا شجرہ

اس کے علاوہ کافی سارا مواد:

- تاریخی حقائق، سردارانِ قبائل کا مختلف مقامات سے علاقوں پر حملے۔
- لوئرتنول کے حوالے سے تاریخی ریکارڈ۔
- نوابوں کے خطوط۔
- مجسٹریٹ کے خطوط۔
- تاریخی خطوط۔
- قضاء کے خطوط۔
- خان خوانین کے خطوط۔
- مختلف خاندانوں کے شجرے۔
- تاریخی، قیمتی اور انمول گمشدہ اوراق۔

تقریظ کے لیے ممکنہ حوالہ جات آپ کی خدمت میں پیش ہیں۔ اپنی کتاب "تاریخِ ملکِ تنول" کے لیے آپ سے تقریظ لکھوانا میرے لیے باعثِ فخر ہے۔

تقریظ کے لیے جن عظیم ہستیوں کے نام ہیں:

1. مفتی منیب الرحمٰن صاحب
2. مولانا عبدالمالک صاحب
3. مولانا محمد سعید صاحب
4. مولانا عنایت الرحمٰن صاحب
5. جناب ڈاکٹر محمد بشیر صاحب
6. جناب پروفیسر دلنواز صاحب

- نواب صلاح الدین صاحب
- ڈاکٹر بنارس خان صوبہ خانی
- کمشنر محمد خالد جمیل صاحب
- لالا سکیم خان تنولی سیکریٹری ریلوے محمد حنیف گل صاحب
- محقق نیاز محمد خان صوبہ خانی
- ماسٹر محمد پرویز کلووال
- ڈاکٹر محمد ناصر
- مولانا حافظ محمد یونس صاحب وغیرہ۔
-